

زری پالیسی کمیٹی کے 08 مارچ 2022ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئرمین اور گورنر بینک دولت پاکستان
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)
جناب علی جمیل	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 22ء کے امکانات

- 1- شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 24 جنوری 2022ء کے بعد سے معیشت کے کلیدی اظہاریوں کے بارے میں آگاہ کیا اور اس کے ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔
- 2- حقیقی شعبے کا ایک عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے عملے نے زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کو آگاہ کیا کہ بلند تعدد کے حامل اظہاریوں سے پتہ چلتا ہے کہ ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے معاشی سرگرمی مسلسل اعتماد پر آرہی ہے۔ گاڑیوں کی فروخت اور بجلی کی پیداوار میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر کمی آئی، جبکہ پیٹرولیم مصنوعات اور ملکی سیمنٹ کی فروخت گذشتہ اکتوبر کے مقابلے میں سست ہو گئی۔ مشینری کی درآمدات، صارفنی قرضوں اور ٹیکس وصولیوں میں کچھ نمود یکبھی گئی۔
- 3- مجموعی رسد کے حوالے سے آگاہ کیا گیا کہ حالات بڑی حد تک حوصلہ افزا رہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 7.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 1.5 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔ پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے قومی کھاتوں کی نئی اساس کے ساتھ نئی مصنوعات اور کاروباروں کی شمولیت کے ذریعے بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کی توسیع شدہ کوریج پر بھی بحث کی گئی۔ ایل ایس ایم انڈیکس میں گیارہ اہم اجزا کا اضافہ کیا گیا ہے، جن میں پہننے والے کپڑے (تولیے اور گارمنٹس)، منزل واٹر، فرنیچر اور فٹ بال جیسا کھیلوں کا سامان شامل ہے۔
- 4- توقع ہے کہ زراعت میں کپاس کی پیداوار تقریباً 8 ملین گانٹھوں تک رہے گی، جو 9.4 ملین گانٹھوں کے پچھلے تخمینے سے خاصی کم ہے۔ ربیع کی فصل کے لیے زرعی خام مال کی صورت حال سے ملی جلی تصویر سامنے آتی ہے۔ زرعی قرضوں کی تقسیم اور ٹریڈروں کی فروخت کی کارکردگی اطمینان بخش ہے تاہم کھاد کا استعمال اور پانی کی دستیابی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم ہے۔

5- ان پیش رفتوں کی بنیاد پر مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی کی پیش گوئی 4.5 فیصد (نئی اساس پر) پر برقرار رکھی گئی۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے نمو کی حد کو بھی کسی تبدیلی کے بغیر 4 تا 5 فیصد تک رکھا گیا۔

6- زری مجموعوں میں حالیہ پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ زرو وسیع (ایم 2) کی رفتار سست ہوئی جس کا بڑا سبب بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کا سکڑنا ہے۔ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کے سکڑاؤ کا سبب جاری کھاتے کے خسارے کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ قرضوں کی واپسی ہے۔ واجبات کے لحاظ سے زیر گردش کرنسی کی رفتار میں معمولی کمی ہوئی جس کا اہم سبب بینکوں کے ڈپازٹس (بنیادی طور پر طلبی ڈپازٹس) کا موسمی نکلوا یا جانا ہے۔

7- مزید برآں، عملے نے آگاہ کیا کہ نجی شعبے کے قرضوں کے رجحانات موسمی رجحانات سے ہم آہنگ تھے۔ نجی شعبے کے قرضوں میں جنوری 2022ء میں خالص واپسی دیکھی گئی۔ بحیثیت مجموعی، مالی سال 22ء میں اب تک ہونے والی توسیع نامیہ لحاظ سے تاریخی طور پر بلند ہے۔ نجی شعبے کے قرضوں میں یکم جولائی تا 18 فروری مالی سال 22ء میں 849.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا اور توقع ہے کہ رواں مالی سال کے اختتام تک یہ بڑھ کر ایک ٹریلین روپے سے تجاوز کر جائیں گے۔ تاہم، جنوری 2022ء میں نامیہ لحاظ سے قرضوں کی نمو کچھ معتدل رہی، جبکہ حقیقی لحاظ سے یہ منفی رہی۔ اس سست رفتاری کا بڑا سبب جاری سرمائے کے قرضے ہیں، کیونکہ ٹیکسٹائل، سینٹ، کیمیکلز اور فولاد جیسے بڑے کاروباروں نے جنوری 2022ء میں اپنے قرضے واپس کر دیے تھے۔

8- کمیٹی کو قرضوں کی نمو کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ اسٹیٹ بینک کی عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹرف) اور حکومت پاکستان کی میرا پاکستان میرا گھر اسکیم کی بدولت معین سرمایہ کاریوں اور مکانات کے قرضوں میں بدستور اضافہ ہو رہا ہے۔

9- صارفی قرضوں میں پیش رفتوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ اسٹیٹ بینک کے اقدامات کے نتیجے میں مکانات کے قرضوں میں اضافے کا سلسلہ جاری ہے، تاہم گاڑیوں اور ذاتی قرضوں کی نمو معتدل ہو گئی جو زری سنجی کی حالیہ کوششوں سے ہم آہنگ ہے۔

10- قرضوں میں نمو کی پیش گوئیوں کے متعلق عملے نے بتایا کہ مالی سال 22ء میں قرضوں کی نمو 15.4 فیصد تک رہنے کا تخمینہ ہے جو بڑی حد تک مالی سال 22ء کے لیے 15 تا 17 فیصد کی پیش گوئی کی حد میں ہے۔ تاہم، مالی سال 23ء میں قرضوں کی نمو معتدل ہو کر 10 تا 12 فیصد تک رہنے کی توقع ہے، جس کا ایک جزوی سبب مالی سال 23ء میں ٹی ای آر ایف کی عدم موجودگی ہے، کیونکہ مالی سال 21ء اور مالی سال 22ء میں اس اسکیم نے قرضوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

11- مالیاتی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کسی تبدیلی کے بغیر جی ڈی پی کے 2.1 فیصد تک محدود رہا، جس کا اہم سبب ایف بی آر کے ٹیکسوں میں خاطر خواہ نمو ہے۔ ایف بی آر نے مالی سال 22ء کے ابتدائی آٹھ مہینوں میں 3,799 ارب روپے جمع کیے اور ان میں 30.3 فیصد کی سال بسال نمو درج کی گئی، جس کا اہم سبب درآمدات سے متعلق ٹیکس ہیں۔ تاہم، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں مالیاتی اور بنیادی توازن میں بگاڑ آ گیا جس کا اہم سبب جاری اخراجات ہیں۔ تاہم، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں غیر ٹیکس محاصل میں 14.6 فیصد کمی ہوئی، جس کا اہم سبب پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی سے آمدنی میں کمی ہے۔ زراعت اور گرانٹس میں اضافے کے ساتھ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں غیر سودی اخراجات میں 26.2 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 22ء میں مالیاتی خسارے میں گذشتہ زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے بعد سے کوئی تبدیلی نہ ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور یہ جی ڈی پی کے 5 تا 6 فیصد کی حد میں رہے گا۔ یہ فرض کیا گیا ہے کہ حالیہ میزانی اقدامات (ریلیف پیکیج) کے اثرات بڑی حد تک غیر مؤثر رہیں گے، کیونکہ توقع ہے کہ زراعت کے باعث پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی سے محصولاتی نقصان اور جاری اخراجات میں اضافہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے بجٹ میں کٹوتی سے ہم آہنگ ہو گا۔ مالی سال 23ء کے ابتدائی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی خسارہ تقریباً مالی سال 22ء کی سطح پر رہے گا۔ تاہم، مالی سال 23ء کے وفاقی بجٹ کے اعلان کے بعد اس پیش گوئی میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ مالی سال 23ء کی پیش گوئیوں کو لاحق خطرات میں تیل کی بین الاقوامی قیمتوں اور پالیسی ریٹ میں اتار چڑھاؤ شامل ہیں۔

12- ادا نیگیوں کے توازن کے لحاظ سے رجحانات اور پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ روس اور یوکرین کا تنازعہ بے یقینی کو بڑھا رہا ہے، جس کے نتیجے میں عالمی مالی منڈیوں میں تعمیر پذیر بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ اجناس کی قیمتیں دسمبر 2021ء سے بڑھ رہی تھیں، تاہم روس اور یوکرین تنازعہ کے آغاز سے یہ تیزی کے ساتھ بڑھی ہیں۔ تمام اہم اجناس کی قیمتوں میں 8 تا 53 فیصد کے درمیان اضافہ ہوا ہے۔ یہ صورت حال جاری کھاتے کے خسارے اور ادا نیگیوں کے توازن کو متاثر کرے گی۔ جاری کھاتے کا خسارہ جنوری 2022ء میں بڑھ کر 2.6 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ دسمبر 2021ء میں یہ 1.9 ارب ڈالر، اور اس سے ایک سال قبل صرف 219 ملین ڈالر تھا۔ تاہم، تیل اور تزویراتی درآمدات کے اثرات کو منہا کیا جائے تو جنوری 2022ء میں جاری کھاتے کا خسارہ کمی کے بعد تقریباً 200 ملین ڈالر رہ جاتا ہے۔

13- جولائی تا جنوری مالی سال 22ء میں برآمدات کارخان بڑی حد تک مالی سال 22ء کی پچھلی پیش گوئیوں سے ہم آہنگ رہا ہے۔ ٹیکسٹائل اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مضبوط کارکردگی سے جنوری 2022ء میں ایشیا و خدمات کی برآمدات کو بڑھانے میں مدد ملی۔ موافق قیمتیں اور ایچ وی اے ٹیکسٹائل (high value added textile) کا بلند حجم برآمدات کی نمو کو بڑھا رہے ہیں، اور مجموعی رجحان کچھ ہم پلہ ممالک کی صورت حال جیسا ہی ہے۔ تاہم، برآمدات کے منظر نامے کو لاحق خطرات یہ ہیں: (i) مقامی توانائی کی قلت، اور (ii) روس یوکرین تنازعہ، جس کے نتیجے میں بے یقینی کی بلند صورت حال کے باعث توانائی کی عالمی رسد میں تعطل برقرار رہ سکتا ہے۔

14- کمیٹی کو درآمدی رجحانات کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے اس بات کی وضاحت کی کہ جولائی تا جنوری مالی سال 22ء کے دوران برآمدات میں اضافے کا اہم سبب اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کا بڑھنا تھا۔ یہ اضافہ خاص طور پر پیپرولیم مصنوعات، اور زراعت اور کیمیکلز (ویکسین، کھاد وغیرہ) کی درآمدات میں نمایاں اضافے سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ لہذا، جولائی تا جنوری مالی سال 22ء کی مدت میں قیمت اور حجم کے اثرات کے اجزائے ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ درآمدات میں 74 فیصد اضافہ بلند قیمتوں کے نتیجے میں ہوا، جبکہ اس میں حجم کا حصہ صرف 24 فیصد رہا۔ جنوری 2022ء میں مجموعی درآمدات پر تمام اثرات بلند قیمتوں نے مرتب کیے۔

15- عملے نے بتایا کہ مجموعی طور پر دوران سال کارکنوں کی ترسیلات زر مضبوط رہیں، اگرچہ ترسیلات زر میں موسمی کمی دکھائی دی اور وہ دسمبر 2021ء کے 2.5 ارب ڈالر سے کم ہو کر جنوری 2022ء کے دوران 2.1 ارب ڈالر رہ گئی تھی۔ بیرون ملک منتقل ہونے والے رجسٹرڈ کارکنوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کووڈ سے پہلے کی سطح تک پہنچ گئے ہیں۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کے بقیہ مہینوں کے لیے کارکنوں کی ترسیلات کا منظر نامہ مثبت رہا۔ اگرچہ روس اور یوکرین کے درمیان جنگ کے دوران تیل کی عالمی قیمتوں میں توقع سے زیادہ اضافے نے مالی سال 22ء کے بقیہ مہینوں کے لیے بیرونی شعبے کے منظر نامے کو نمایاں طور پر بگاڑ دیا ہے۔ عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے درآمدات میں اب 30.5 فیصد اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو قبل ازیں 25 فیصد تھا۔

16- اس کے بعد عملے نے کمیٹی کو بیرونی شعبے کے تخمینوں سے آگاہ کیا۔ اس بات پر غور کیا گیا کہ ٹرف کے ذریعے ٹیکسٹائل کے شعبے کی استعداد میں اضافے کی وجہ سے مالی سال 23ء کے لیے برآمدات میں 30 ارب ڈالر سے زائد اضافے کی توقع ہے، جبکہ جنوری 2022ء میں گذشتہ اجلاس کے بعد سے مالی سال 22ء میں برآمدات کا تخمینہ 28.8 ارب ڈالر پر برقرار ہے۔ درآمدات کے حوالے سے بتایا گیا کہ تخمینہ کو 67.3 ارب ڈالر سے بڑھا کر 70.2 ارب ڈالر کر دیا گیا ہے جس کی بنیادی وجہ روس-یوکرین تنازعے کے اثرات ہیں۔ جبکہ مالی سال 23ء کے لیے توقع ہے کہ درآمدات کم ہو کر 66.7 ارب ڈالر تک رہ جائیں گی، جس کی وجوہات یہ ہیں (i) کووڈ ویکسینز کی درآمد میں کمی، (ii) مالی سال 22ء کے آخر تک ٹرف کی تکمیل، اور (iii) تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں متوقع کمی اور پیش رفتیں۔

17- مہنگائی کے رجحانات پر بحث کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ فروری 2022ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی معمولی کمی سے 12.2 فیصد سال بسال ہو گئی جبکہ جنوری 2022ء میں یہ 13.0 فیصد تھی۔ یہ بھی غور کیا گیا کہ فروری 2022ء میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ جنوری 2022ء میں 0.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ غور کیا گیا کہ صرف ٹماٹروں نے فروری کی ماہ بہ ماہ مہنگائی میں 0.5 فیصدی درجوں کا حصہ ڈالا۔ دوسری طرف، فروری 2022ء میں شہری اور دیہی علاقوں میں توانائی کی مہنگائی (سال بسال) گھٹ کر 20.2 اور 21.9 فیصد رہ گئی۔ اس کی کوآینڈنٹ کی لاگت کے ردوبدل کے نتیجے میں بجلی کے چارجز میں ہونے والی کمی سے منسوب کیا

گیا۔ مزید برآں، شہری علاقوں میں قوزی مہنگائی کی شرح کم ہو کر 7.8 فیصد ہو گئی، جب کہ یہ فروری 2022ء کے دوران دیہی علاقوں میں بڑھ کر 9.2 فیصد ہو گئی۔ مجموعی طور پر، مہنگائی کے بنیادی محرک تو اتائی اور تلف پذیر اشیائے خورد و نوش ہیں۔

18- منظر نامے پر بحث کرتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی کو بتایا گیا کہ مالی سال 22ء کے لیے اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کی پیش گوئی 9 تا 11 فیصد کی حد کے درمیان برقرار رہی، تاہم حالیہ امدادی پیکج کے نتیجے میں سرکاری قیمتوں اور بجلی کے چارجز میں نیچے کمی کی وجہ سے پوائنٹ فورکاسٹ میں معمولی کمی گئی۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

19- زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ شبینہ بین الینٹک ریپورٹ اوسطاً 9.90 فیصد رہا، جبکہ ٹارگٹ پالیسی ریٹ 9.75 فیصد تھا۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے کھلے بازار کے سودوں (اوائیم اوز) کے ذریعے سیالیت کے ادخال میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا ہے، جس کی وجہ نقدی کے بفرز کو بڑھانے کے لیے حکومت کی بلند قرض گیری تھی۔ 24 جنوری 2022ء تا 7 مارچ 2022ء کے دوران اوائیم اوز کے اوسط یومیہ باقی ماندہ خالص ادخال کی سطح تقریباً 2.8 ٹریلین روپے تھی جبکہ گذشتہ زری پالیسی کی زیر جائزہ مدت کے دوران سے 2.0 ٹریلین روپے تھی۔

20- مزید، یہ غور کیا گیا کہ 24 جنوری 2022ء میں زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ثانوی بازار کی یافت بالعموم پورے خط یافت میں کم ہو گئی۔ اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ ثانوی بازار کی طویل مدتی یافتیں (ایک سال سے زائد) گھٹ گئیں۔ تاہم، سہ ماہی بلز کے بازار کی یافت میں 49 پی پی ایس کا اضافہ ہوا ہے۔ ابتدائی نیلامیوں میں بازار کی پی آئی بیز میں دلچسپی بڑھ رہی تھی۔ مزید برآں، اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ روس-یوکرین تنازعے کے بعد سے پاکستان یورو بانڈ کی یافت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جو مستقبل قریب میں بین الاقوامی بانڈ مارکیٹ تک پاکستان کی رسائی کو متاثر کر سکتا ہے۔

21- مزید، آگاہ کیا گیا کہ مجموعی طور پر پاکستانی روپیہ مستحکم رہا اور گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں اس کی قدر میں تقریباً 0.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

22- عملے نے کمیٹی کو مہنگائی کے ماڈل پر مبنی جائزے میں استعمال ہونے والے کلیدی مفروضوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے لیے بیس لائن منظر نامے میں اوسط مہنگائی کی پوائنٹ فورکاسٹ میں گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے مقابلے میں معمولی کمی کی گئی۔ اس فورکاسٹ میں وزیر اعظم کے حال ہی میں اعلان کردہ ریلیف پیکج کے اثرات کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

23- کمیٹی نے اس ماڈل کی تجویز کردہ پالیسی ریٹ کی راہ پر بھی تبادلہ خیال کیا تا کہ مہنگائی کو 5 تا 7 فیصد کی وسط مدتی حد میں لایا جاسکے۔ عملے نے مالی سال 22ء کے لیے نمو اور تیل کی عالمی قیمتوں کے متبادل مفروضوں پر منظر نامے پر مبنی تجویز بھی پیش کیا۔

اسٹیٹ بینک سروے کے زری پالیسی کے حوالے سے نتائج

24- عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ مارچ 2022ء میں اعتماد صارف سروے اور فروری 2022ء کے دوسرے حصے میں اعتماد کاروبار سروے کیا گیا۔ اس امر کو اجاگر کیا گیا کہ سروے کی تازہ ترین لہر میں صارفین کے اعتماد میں قدرے بہتری آئی، جبکہ کاروباری اعتماد مستحکم رہا۔

25- تازہ ترین لہر میں پرچیزنگ ٹینڈرز کے اشاریے (پی ایم آئی) اور ایشیا سازی کے شعبے میں روزگار کے تصورات قدرے کم ہو گئے تاہم یہ نجی ترین سطح سے اوپر رہے۔

26- یہ بھی غور کیا گیا کہ متعلقہ سروے کی تازہ ترین لہر کے دوران صارفین کی مہنگائی کی توقعات میں قدرے کمی آئی جبکہ کاروباروں کی توقعات میں معمولی اضافہ ہوا۔ یہ غور کیا گیا کہ وزیر اعظم کے ریلیف پیکیج نے معیشت کے بارے میں 'صارفین' کے تاثرات اور ان کی مہنگائی کی توقعات کو سازگار طور پر تبدیل کر دیا۔ بعد ازاں، عملے نے اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں کے "دیگر فورکاسٹرز سروے" کے نتائج سے آگاہ کیا۔ یہ غور کیا گیا کہ مالی سال 22ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی کی نمو بلند ترین امکانیت کے ساتھ 4.0 تا 4.9 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ اسی طرح، مالی سال 22ء کے دوران اوسط مہنگائی کے 11.0 تا 11.9 فیصد کی حد میں رہنے کا زیادہ امکان ہے۔

27- اس کے بعد عملے نے اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں کے "دیگر فورکاسٹرز سروے" کے نتائج سے آگاہ کیا۔ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ ٹیش تریچس گوئی کرنے والے اور ماہرین موجودہ زری پالیسی اجلاس میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں کرتے ہیں۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا دوٹ

28- کمیٹی نے 8 میں سے 7 ارکان کی اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا، ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔

29- پھر کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ کو برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان - 8 مارچ 2022ء منظور کیا جاتا ہے۔